حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور مولوی محمد علی صاحب کا انگریزی ترجمہ قرآن

مولوی محمد علی صاحب کا اپنے "ترجمۂ قرآن" کے متعلق یہ دعوےٰ ہے "کہ یہ کام نہ جماعت کا ہے نہ میرا ہے۔ یہ کام یقیناً حضرت مرزا صاحب کا ہے ہم تو سامان اور ذریعہ بن گئے۔ کام کرنیوالے تو وہی ہیں" مگر سوال یہ ہے۔ کہ جس کام کو آج مولوی صاحب بڑے جوش و خروش کے ساتھ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا کام بتا رہے ہیں۔ کیا وہ خود بھی اس ادعا کا متحمل ہو سکتا ہے۔ اگر اس میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بیان فرمودہ قرآن کریم کے حقائق بصراحت آپ کی طرف منسوب کر کے اور آپ کا حوالہ دے کر درج کئے گئے ہیں تو بے شک مولوی صاحب اسے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی طرف منسوب کر سکتے ہیں لیکن اگر کسی ایک موقعہ پر بھی آپ کا نام لے کر یہ اعتراف نہیں کیا گیا۔ کہ یہ حقائق آپ سے اخذ کئے گئے ہیں۔ تو پھر کس منہ سے اس کام کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا کام بتایا جا رہا ہے۔

مولوی صاحب نے اس ترجمہ کے دیباچہ کے صفحہ ۱۱۲ پر ان کتب اور علماء اور محققین کی فہرست دی ہے جن کی تصانیف سے انہوں نے ترجمہ کرتے وقت فائدہ اٹھایا۔ اس فہرست میں چالیس سے زیادہ کتب اور مسلم و غیر مسلم اصحاب کے نام گنائے گئے ہیں۔ لیکن یہ گوارا نہیں کیا۔ کہ اگر نمایاں طور پر اور خصوصیت کے ساتھ نہیں۔ تو انہی میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام اور آپ کی کتب کا بھی ذکر آ جائے۔ گویا اس فہرست میں نہ تو کہیں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا نام نظر آتا ہے۔ اور نہ آپ کی کسی کتاب کا جس شخص نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے متعلق ہاں اس برگزیدہ انسان کے متعلق جسے خدا تعالےٰ نے قرآنی حقائق کی اشاعت کے لئے مامور کیا۔ اور جس کا کام رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے یہ بتایا۔ کہ وہ قرآن کو اس وقت دنیا میں قائم کرے گا جبکہ وہ دنیا سے اٹھ چکا ہوگا۔ اس قدر بخل۔ اور لاپروائی سے کام لیا ہے۔ اسے کیا حق ہو سکتا ہے۔ کہ وہ اپنے ترجمۂ قرآن کو اس کا کام قرار دے۔

پھر یہی نہیں۔ بلکہ جہاں جہاں مولوی صاحب کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے بیان فرمودہ حقائق درج کرنے کے سوا چارہ نہیں رہا وہاں بھی آپ کی کتب کا قطعاً حوالہ نہیں دیا۔ حالانکہ دوسرے لوگوں کی کتب سے اخذ کر کے جو باتیں درج کی ہیں۔ ان کے ساتھ سند یا حوالہ پیش کیا ہے اس سے بھی ظاہر ہے۔ کہ مولوی صاحب نے اس بات کا پورا پورا اہتمام کیا۔ کہ کسی کو معلوم نہ ہو سکے۔ کہ ان کے ترجمہ میں کوئی ایسی بات بھی درج ہے۔ جو حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے دنیا کے سامنے پیش فرمائی۔

اس سے بھی بڑھ کر ستم مولوی صاحب نے یہ کیا ہے کہ بعض اہم مسائل اور امور قرآنیہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی شدید اور کھلی مخالفت کی ہے۔ دیدہ دانستہ کی ہے۔ اور بااصرار کی ہے چنانچہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی ولادت کے متعلق جہاں حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے بار بار یہ فرمایا ہے۔ کہ وہ بن باپ پیدا ہوئے تھے اس بات کو اپنے عقائد میں داخل فرمایا ہے۔ اور اس کے حق میں زبردست دلائل دیئے ہیں۔ وہاں مولوی محمد علی صاحب نے اس کا کھلم کھلا انکار کیا ہے۔ چنانچہ اس انکار پر زور دیتے ہوئے لکھتے ہیں۔ "میرے نزدیک یہ نتیجہ الفاظ قرآنی سے نہیں نکلتا"۔ (تفسیر القرآن ف ۱۴۲ ۳۱) حالانکہ انہیں معلوم ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام فرما چکے ہیں۔ کہ "قرآن مجید کے پڑھنے سے ایسا ہی ثابت ہوتا ہے۔ کہ مسیح بن باپ تھا۔ اس پر کوئی اعتراض نہیں ہو سکتا"۔ (البدر ۱۶ مئی ۱۹۰۲ء) حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جب یہ ارشاد فرمایا۔ اسوقت کون جانتا تھا۔ کہ اس پر اعتراض کرنے کے لئے ایک ایسا شخص بھی کھڑا ہو جائیگا جسے نہ صرف آپ کی شاگردی کا دعوےٰ ہوگا۔ بلکہ وہ یہ ادعا بھی کریگا۔ کہ یہ میں نہیں کہہ رہا۔ بلکہ خود حضرت مسیح موعود علیہ السلام ہی کہہ رہے ہیں۔

اسی طرح حضرت ابراہیم علیہ السلام کے متعلق حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا یہ عقیدہ تھا۔ کہ جب مخالفین نے انہیں آگ میں ڈالا۔ تو اللہ تعالےٰ نے انہیں آگ کے اثر سے محفوظ رکھا۔ اور اسی سلسلہ میں یہ بھی فرمایا۔ کہ اگر کوئی دشمن مجھے آگ میں ڈالے تو خدا تعالےٰ مجھے بھی آگ کے اثر سے بچا لیگا۔ لیکن مولوی محمد علی صاحب نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے اس اعتقاد۔ اس تحدی اور اس تصریح کے باوجود حضرت ابراہیم علیہ السلام کے آگ میں ڈالے جانے سے انکار کیا ہے۔

پھر حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے قرآن کریم کی بہت سی آیات اپنی صداقت میں پیش فرمائیں اور ان سے اپنے مامور من اللہ ہونے کا استدلال کیا ہے۔ حتیٰ کہ شہادۃ القرآن نامی کتاب لکھکر اس میں صریح نصوص قرآنی سے اپنے دعاوی کی صداقت ثابت فرمائی ہے۔ لیکن جب وہ ترجمۂ قرآن دنیا کے سامنے پیش ہوا۔ جسے مولوی محمد علی صاحب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا کام بتاتے ہیں۔ تو اس میں آپ کے دعاوی کی صداقت کا ذکر تک مفقود تھا۔ غرض مولوی صاحب نے اس ترجمہ میں اس بات کی پوری پوری احتیاط کی ہے کہ اس میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا کہیں ذکر نہ آنے پائے مگر باوجود اس کے دعوےٰ یہ ہے۔ کہ یہ ترجمہ میں نے

مدینۃ المسیح

قادیان ۲۰ جنوری۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے متعلق آج ۹ بجے شب کی ڈاکٹری رپورٹ مظہر ہے۔ کہ حضور کو کھانسی کی تکلیف سے قدرے افاقہ ہے۔ مگر آج خطبہ جمعہ کے بعد گلے کی خرابی کے باعث حضور کی آواز بیٹھ گئی ہے۔ احباب حضور کی صحت کے لئے دعا فرمائیں۔

حضرت ام المومنین مدظلہا العالی کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ

آج بعد نماز عشاء بزم آفتاب کے زیر اہتمام مولانا عبد الرحیم صاحب نیر کی صدارت میں مسجد اقصیٰ میں ایک جلسہ ہوا۔ جس میں مولوی خلیل احمد صاحب ناصر نے جماعت احمدیہ اور سیاسیات کے موضوع پر۔ مسٹر غلام نبی صاحب گلکار نے کشمیر کی اہمیت اور جماعت احمدیہ کی سیاسی حیثیت پر۔ قاضی محمد نذیر صاحب لائلپوری نے خلافت ثانیہ کے ساتھ غیر مبایعین کے غیر موزون رویہ پر اور ماسٹر محمد ابراہیم صاحب بی۔ اے نے ہندوستان اور فیڈریشن کے موضوع پر تقاریر کیں۔

ایم۔ اے۔ او کالج امرتسر کے بی۔ اے کلاس کے چھ طلباء آج قادیان دیکھنے کے لئے آئے۔

تحریک جدید سال پنجم کے وعدوں کی آخری میعاد

اس کے بعد ہندوستان کا کوئی وعدہ قبول نہ کیا جائیگا

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اعلان فرما چکے ہیں۔ کہ تحریک جدید سال پنجم کے وعدوں کی آخری میعاد ۱۰ فروری ہے۔ اس کے بعد ہندوستان کے کسی احمدی کا وعدہ قبول نہ کیا جائے گا۔ پس احباب کو چاہیئے کہ اس تاریخ سے پہلے پہلے اپنے وعدے مقامی عہدہ داروں کے ذریعہ یا براہ راست حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کے حضور بھیجدیں۔

نیز سابقہ چندہ میں کچھ نہ کچھ زیادتی ضرور کریں۔ تاکہ سابقون الاولون میں شامل ہو سکیں۔

ذکر حبیب علیہ السلام

یعنی

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے عہد مبارک کی باتیں

۲۴۔ مسیح موعود کے ہاتھ میں ایک چھوٹی کتاب

جب پیر گولڑوی صاحب کے مقابلہ کے واسطے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے سورۂ فاتحہ کی ایک تفسیر لکھنی شروع کی۔ (جس کا نام ہے اعجاز المسیح) تو میرے دل میں خیال آیا۔ کہ سورۂ فاتحہ کی ایک پوری تفسیر قریباً ستر صفحہ کی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے براہین احمدیہ میں لکھی ہے۔ اور کتاب کرامات الصادقین بھی سورہ فاتحہ کی تفسیر ہے۔ اب یہ تیسری تفسیر سورۂ فاتحہ کی حضور لکھنے لگے ہیں اور حضور کی ہر تقریر و تحریر میں سورۂ فاتحہ کا کچھ نہ کچھ ذکر ضرور ہوتا ہے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ سورۂ فاتحہ کے ساتھ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کچھ خاص مناسبت ہے۔ جب یہ حال ہے تو ضرور ہے کہ پہلے نوشتوں میں بھی اس امر کا کچھ ذکر بطور پیشگوئی درج ہو۔ اس بات پر نگاہ رکھتے ہوئے میں نے بائیبل کی ورق گردانی شروع کی۔ تب مجھے کتاب مکاشفات یوحنا کے باب ۱۰ آیت ایک کے پڑھنے پر یقین ہوا۔ کہ یہی وہ پیشگوئی ہے۔ جس کی تلاش کی طرف میرا قلب متوجہ ہوا۔ تفسیروں اور ترجموں کے دیکھنے سے جب میری تشفی ہوئی۔ کہ ان آیات بائیبل میں اسی امر کی پہلے سے خبر دی گئی ہے۔ کہ مسیح موعود کے ہاتھ میں بطور دلیل کے سورۂ فاتحہ ہوگی۔ تب میں نے دعا شروع کی۔ اور اللہ تعالیٰ کے حضور میں درخواست کی کہ ایسا نہ ہو۔ کہ میں ایک غلط بات دنیا کے سامنے پیش کر دوں۔ دعا کرنے کے بعد یہ الفاظ میری زبان پر جاری ہوئے تلک اٰیۃ من اٰیات ربّ الکریم۔ رب کریم کے نشانات میں سے یہ ایک نشان ہے۔ اس پر میں نے یہ امر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی خدمت میں پیش کیا۔ حضور نے اسے بہت پسند فرمایا۔ اور اپنی کتاب اعجاز المسیح مطبوعہ ۱۹۰۱ء جو اس وقت زیر تصنیف تھی کے صفحہ ۶۹ پر درج فرمایا۔ جہاں اس کا ذکر ان الفاظ سے شروع ہوتا ہے۔ وھذہ ھی الفاتحۃ التی اخبر بھا النبی من الانبیاء اور یہ وہی فاتحہ ہے۔ جس کی خبر پیغمبروں میں سے ایک پیغمبر نے دی ہے۔ اصل عبرانی الفاظ بائیبل کے یہ ہیں۔ بیادو سیفر تاطون فاتواح۔ اس کے ہاتھ میں ایک چھوٹی سی کتاب ہے۔ جس کا نام ہے فاتحہ۔

مفتی محمد صادق عفا اللہ عنہ قادیان ۲۰ جنوری ۱۹۳۹ء

موٹر ڈرائیور کی ضرورت

دفتر پرائیویٹ سکرٹری کو اپنی موٹر کے لئے ایک تجربہ کار محنتی اور فرض شناس ڈرائیور کی ضرورت ہے۔ قادیان میں رہ کر ملازمت کے خواہشمند احباب کے لئے نادر موقعہ ہے۔ ضرورت مند اصحاب درخواستیں مع تصدیق مقامی عہدہ داران جلد دفتر میں بھجوا دیں۔ یکم فروری ۱۹۳۹ء تک پہونچنے والی درخواستیں زیر غور رکھی جائیں گی۔

پرائیویٹ سکرٹری قادیان

الکتاب والحکمۃ

بعض مضامین کے متعلق قرآن مجید سے استدلال

از حضرت میر محمد اسمٰعیل صاحب

(۳۶۳) قرآن مجید کی تقسیم مضامین

قرآن مجید میں مضامین کی تبویب اور تقسیم نہیں ہے۔ مثلاً اگر تمام احکام عورتوں کے متعلق ایک جگہ جمع ہوتے۔ اور جہاد کے ایک جگہ حلال حرام کے ایک جگہ۔ اخلاق کے متعلق ایک جگہ اور عبادات کے متعلق ایک جگہ۔ تو نتیجہ یہ ہوتا۔ کہ اکثر لوگ جن کا تعلق بعض احکام سے نہ ہوتا۔ وہ اس حصہ قرآن کو ترک کر دیتے۔ مثلاً ایک مجرد آدمی عورتوں بچوں رضاعت۔ نکاح۔ طلاق وغیرہ کا حصہ کبھی نہ پڑھتا۔ اسی طرح مجاہد کے سوا کوئی جہاد کے احکام کو نہ دیکھتا غریب آدمی مالی احکام کے باب کا مطالعہ نہ کرتا۔ وعلیٰ ھٰذا القیاس۔ بعینہٖ اسی طرح جس طرح ایک حدیث کی کتاب میں مسائل حج کو عام لوگ جنہوں نے حج نہ کیا ہو۔ کھول کر بھی نہیں دیکھتے

غرض اس طرح قرآن کے نزول کا مقصد فوت ہو جاتا۔ سو مشیت ایزدی نے بکمال حکمت مختلف آیات اور احکام اور قصص کو ملا دیا۔ اور مضامین کو اس طرح بکھیر دیا۔ کہ نہ ترتیب بگڑے نہ مطلب میں نقص آئے اور جہاں سے بھی پڑھو۔ وہاں کچھ احکام نکل آئیں۔ کچھ لڑائی۔ کچھ نیکی۔ کچھ بدی کا ذکر۔ کچھ نیک لوگوں کے قصے۔ کچھ اخلاق کی باتیں۔ کچھ اللہ تعالیٰ کی صفات۔ اور اس کی قدرتیں۔ کچھ اس کے احسانات انسان پر۔ کچھ بشارتیں کچھ انذار۔ کچھ پیشگوئیاں۔ غرض یہ نہیں کہ ہمارے گھر میں آٹا۔ شکر۔ گھی۔ گوشت چاول۔ نمک۔ مصالحے الگ الگ رکھے ہیں۔ بلکہ دسترخوان پر پکے ہوئے تیار خوشبودار۔ لذیذ کھانے موجود ہیں۔ جن کے ہر لقمہ میں کئی کئی چیزوں کا لطف اور مزے ہیں۔ اور جہاں سے بھی اس کتاب حکیم کا مطالعہ کرو۔ وہیں سے سارے گوہر مراد نکلنے شروع ہو جاتے ہیں*

(۳۶۴) زوج

ومن کل شیءٍ خلقنا زوجین لعلکم تذکرون۔ میں زوج کے ایک معنے یہ بھی ہیں۔ کہ اللہ تعالیٰ کی ذات کے سوا کوئی مخلوق بھی ایسی نہیں۔ جسے اپنی تکمیل اور بقا کے لئے کسی دوسری مخلوق کی ضرورت نہ ہو۔ ان میں سے ایک مخلوق اثر ڈالنے والی ہوتی ہے۔ اور دوسری اثر قبول کرنے والی*

(۳۶۵) قرآنی اختلافات

قرآن مجید میں بھی بعض ظاہری اور سطحی اختلافات ہیں۔ مگر ان کی حقیقت سمجھ لی جائے تو وہ حل ہو جاتے ہیں۔ نمونہ کے طور پر:-

۱- اول تلک الرسل فضلنا بعضھم علیٰ بعض کے مقابل پر لا نفرق بین احدٍ من رسلہ۔ یہاں پہلی آیت میں مدارج کا ذکر ہے ملک کی وسعت۔ شریعت۔ زمانہ۔ کام۔ اور ذاتی کمالات کے لحاظ سے بعض نبی بعض سے افضل ہیں۔ مگر رسالت کے لحاظ سے اور ماننے کے لحاظ سے سب برابر ہیں۔ ایک کا بھی انکار کفر ہے*

۲- دوسرے لا یضل ربی ولا ینسیٰ۔ اور نسوا اللہ فنسیھم پہلی آیت محکم ہے۔ اور واقعی خدا تعالیٰ نہیں بھولتا۔ کیونکہ نسیان ایک کمزوری اور لاعلمی ہے۔ دوسری آیت میں خواہ اس کے دوسرے لغوی معنے ترک یعنی چھوڑ دینے کے کرلو۔ یا یہ کہ اس کے نسیان کی سزا دے گا۔ یا یہ کہ انہوں نے خدا کو بھلا دیا۔ اس لئے اس نے بھی ان کو ایسا کر دیا۔ گویا بھلا دیا*

۳- تیسرے ما ضل صاحبکم وما غویٰ اور ووجدک ضالًا فھدیٰ میں پہلی محکم آیت میں گمراہ کے معنے لئے جائیں گے۔ اور دوسری میں متلاشی اور سرگردانِ الفت۔ اور طالب ہدایت کے معنے ہوں گے کیونکہ دونوں لغوی معنے ہیں*

۴- چوتھے ان اللہ یغفر الذنوب جمیعا۔ اور ان اللہ لا یغفر ان یشرک بہ میں پہلی مغفرت ان گناہوں کی ہے۔ جو توبہ کے بعد معاف ہوتے ہیں۔ یعنی کوئی ایسا گناہ نہیں جسے توبہ کے بعد خدا تعالیٰ معاف نہ کرے۔ اور دوسری آیت میں بے توبہ کے صرف صفت یعفوا عن کثیر والے گناہوں کا ذکر ہے۔ یعنی وہ شرک کو بغیر توبہ کے معاف نہیں کرتا۔ اس سے کم درجہ کے گناہ بغیر خاص توبہ کے بھی معاف ہوتے رہتے ہیں*

۵- پانچویں ان منکم الا واردھا کان علیٰ ربک حتمًا مقضیا۔ ثم ننجی الذین اتقوا۔ اور لا یسمعون حسیسھا میں دوسری آیت محکم ہے۔ اور یہی خدا کے فضل و کرم کی صفت کو ظاہر کرتی ہے۔ دوسری آیت کے کئی معنے ہیں۔ ایک تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے کئے ہیں۔ ایک حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے۔ ایک یہ بھی ہیں۔ کہ یہ آیت کفار کے لئے ہی ہے۔ فوربک لنحشرنھم والشیاطین ثم لنحضرنھم حول جھنم جثیا۔ ثم لننزعن من کل شیعۃ ایھم اشد علی الرحمٰن عتیا ثم لنحن اعلم بالذین ھم اولیٰ بھا صلیا۔ وان منکم الا واردھا کان علیٰ ربک حتمًا مقضیا۔ اب اس ترتیب سے صاف ظاہر ہے۔ کہ یہ سب کفار کا ہی ذکر ہے نہ کہ مومنوں کا۔ مومنوں کے لئے ثم ننجی الذین اتقوا کہ کے استثنا کر دیا ہے۔ اور ثمّ کے معنے ہیں اور کے۔ ایک معنے یہ ہو سکتے ہیں۔ کہ سب وارد جہنم ہوں گے یعنی کنارے پر کھڑے اسے دیکھ لیں گے۔ پھر متقی جنت کو چلے جائیں گے۔ اور جہنمی اندر داخل ہو جائیں گے۔ یا یہ کہ جیسا احادیث میں آتا ہے۔ پل صراط جہنم پر لگایا جائے گا۔ جنتی اوپر ہی اوپر پل کے گزر جائیں گے۔ گو وہ جہنم اس وقت ان کے نیچے ہوگا۔ اور نظر آجائے گا۔ مگر وہ محفوظ ہوں گے۔ اور جہنمی پھسل پھسل کر نیچے گر پڑیں گے*

۶- چھٹے ایک جگہ انبیاء کو معصوم قرار دینا۔ پھر ذنب کا لفظ ان کی نسبت آنا۔ یہاں پہلی بات محکم ہے۔ ورنہ امان اٹھ جاتا ہے۔ اور دوسری جگہ ذنب کے معنے الزامات مخالفین ہیں۔ یا بشری کمزوریاں مثلاً نسیان یا اجتہاد وغیرہ کی غلطیاں*

۷- ساتویں ایک آیت میں رضاعت کی مدت دو سال اور دوسری میں پونے دو سال بیان کی گئی ہے۔ یہاں پہلی آیت میں کامل رضاعت کی مدت ہے۔ (لمن اراد ان یتم الرضاعۃ) یعنی اس سے زیادہ رضاعت ناجائز ہے۔ اور دوسری میں اوسط مدت ہے۔

۹۲

غرض نمونتہً یہ آیات بیان کی گئی ہیں۔ اور بھی ہیں۔ مگر سب اسی طرح صاف ہو جاتی ہیں۔ کوئی لغت سے۔ کوئی ترتیب پر نظر کرنے سے۔ کوئی محکم متشابہ ہونے کی وجہ سے ایک دوسرے کے ماتحت لا کر۔ غرض کئی طریقوں سے یہ اختلاف جو سطحی اور قلیل اختلاف ہے۔ دُور ہو جاتا ہے۔ اصلی یعنی اختلاف کثیر ایک بھی نہ ملے گا*

میاں محمد سعید صاحب عرف سعدی مرحوم کے سوانح

نہایت غم سے بھرے ہوئے دل کے ساتھ یہ پر درد حال لکھنا پڑا۔ کہ میرا پیارا بھائی میاں محمد سعید اب اس عالم میں موجود نہیں بلکہ اسے خداوند کریم ورحیم نے بہشت بریں کی طرف بلا لیا ہے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون وانا بفراقہ لمحزونون

جب میں قادیان جلسہ سالانہ کے موقعہ پر ۲۷ دسمبر ۱۹۳۸ء کو جانے کے لئے آمادہ ہؤا۔ تو سعدی مرحوم نے بہت سے رقت آمیز ایسے کلمات کہے جن کو سنکر رونا آتا تھا۔ وُہ تڑپ رہے تھے۔ اور یہی کہتے جا رہے تھے۔ کہ جس طرح بھی ہو سکے مجھے اس بیماری کی حالت میں ہی قادیان لے چلو۔ افسوس کہ اسی دن یعنے ۲۷ دسمبر ۱۹۳۸ء کو میرے اس عزیز پر بیماری کا ایسا غلبہ طاری ہؤا۔ کہ مجھے قادیان سے واپس آنا پڑا۔ اور پھر دوسرے دن انکو اسی حالت میں چھوڑ کر پھر قادیان کے جلسہ سالانہ میں دعا میں شریک ہونے کے لئے گیا۔ جب واپس آیا۔ اور ان سے یہ کہا گیا کہ آپ کے لئے حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے اور تمام حاضرین جلسہ نے جو تیس چالیس ہزار کے قریب تھے دُعا کی ہے۔ تو انہوں نے بڑے ادب اور رقت آمیز لہجہ میں حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے لئے بڑی دُعائیں کیں اور تین دن تک وہ حضور سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کا نام بڑے اخلاص اور محبت کے ساتھ لیتے رہے ❊

وفات کا وقت

یہ امر میں اُن کے خوارق میں سے دیکھتا ہوں۔ کہ انہوں نے پیش از وقت اپنی وفات کا دن اور وقت بتا دیا تھا۔ اور ہر روز یہی کہتے تھے۔ کہ جنوری کی تیسری تاریخ کو ۴ بجے کا وقت یاد رکھنا۔ وُہ ہر روز دن اور وقت پوچھا کرتے۔ آخر جنوری کی تیسری تاریخ کو صبح ہی سے ان پر بے ہوشی اور غشی طاری ہوگئی۔ اور ٹھیک چار بجے ان کے جسم عنصری سے روح پرواز کر گئی انا للہ وانا الیہ راجعون

میرے اس عزیز مرحوم کی سوانح میں بہت سے واقعات ہیں جن میں سے صرف چند باتوں پر اکتفا کرتا ہوں

دینی خدمات

میں اپنے خاندان میں کوئی ایسی نظیر نہیں دیکھتا جو میاں سعدی مرحوم کی دینی خدمتوں کے مقابل پر بیان کر سکوں ان کی روزمرہ زندگی اسی راہ میں وقف تھی۔ اور وُہ ہر ایک پہلو سے احمدیت کے سچے خادم تھے۔ میاں سعدی مرحوم کے اعتقاد اور اعلےٰ درجہ کی قوت ایمانی کا ایک یہ بھی نمونہ تھا۔ کہ وُہ ہر ایک جگہ جہاں ان کی رسائی ہو سکتی تھی احمدیت کی تبلیغ کے لئے پہونچ جایا کرتے تھے۔ اور جب خلافت ثانیہ کے وقت جماعت کے دو حصے ہو گئے۔ تو عاجز راقم لاہور والوں کی طرف سے مبلغ ہو کر جہاں جہاں جایا کرتا اور مسائل مختلف فیہا میں مختلف جگہوں اور مواقع پر بحث کیا کرتا تھا وہ تقریباً ہر جگہ میرے تعاقب میں پہونچ جاتے۔ مجھے حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی بیعت کا شرف حضرت والدم بزرگوار میاں چراغ الدین رضی اللہ تعالےٰ عنہ کی وفات کے دو تین دن بعد حاصل ہؤا۔ اور وہ بھی حضرت والد صاحب کی قبر پر پہنچ کر جب میں دعا کرتا ہؤا زار وقطار رو رہا تھا تو اس محویت کے عالم میں مَیں نے دیکھا کہ میرے والد فرما رہے ہیں۔ کہ خلافت ثانیہ کی جا کر بیعت کرو۔ میں تم سے خوش نہیں ہو سکتا۔ جب تک کہ تم خلافتِ ثانیہ کے ساتھ عہد بیعت نہ کر لو۔ چنانچہ میں نے اسی وقت حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے ہاتھ پر بیعت کر لی۔

احباب سلسلہ کو معلوم ہے۔ کہ سعدی مرحوم کے چہرہ سے محبت وخلوص ووفا وصدق وصفا کے آثار ان کی ملاقات کے وقت کیسے نمایاں ہوتے تھے۔ اور وُہ ہر کسی سے جہاں تک ان سے ہو سکتا تھا ہمدردی۔ خدمت اور ہر قسم کی غمخواری میں کسی بات سے فرق نہیں کرتے تھے۔ میں اس بات کو کبھی نہیں بھول سکتا کہ میرے پیارے بھائی سعدی مرحوم نے بڑے سچے جوشوں کے ساتھ احمدیت کی تبلیغ کی۔ اور حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کی وفاداری دکھلائی ہے۔ اور اشاعت احمدیت کے لئے ہر قسم کی تکلیفیں اٹھائی ہیں ❊

متوکلانہ زندگی

اس مسافر خانہ میں وُہ محض متوکلانہ زندگی بسر کرتے رہے بیس برس تک انگریزی دفتر محکمہ انہار میں سرکاری ملازم رہے۔ مگر بباعث غربت ودرویشی ان کے چہرہ پر نظر ڈالنے سے ہرگز خیال نہیں آتا تھا۔ کہ وُہ انگریزی خواں ہیں۔ حالانکہ وہ انگریزی میں بڑے لائق اور دقیق الفہم تھے۔ مگر بایں ہمہ وُہ سادہ بہت تھے۔ اور بعض خاندانی مشکلات کا خیال اُن کے دل کو ہمیشہ غم میں ڈالے رکھتا تھا۔ دو نوجوان لڑکے عین عنفوان شباب میں ان کے سامنے فوت ہو گئے۔ جن کا ان کو بہت غم ہؤا۔ لیکن اُن کی قوتِ ایمانی نے جلد اس غم کو رفع کر دیا۔ مرحوم کا ایک پوتا ایک لڑکا پانچ لڑکیاں اور ایک بیوی ہے۔ اللہ تعالےٰ ہی ان کا کفیل اور حافظ ہے۔

احمدیت سے خلوص

میرے وُہ حقیقی بھائی تھے اور مجھ سے بارہ چودہ سال چھوٹے تھے میرے پاس وُہ الفاظ نہیں جن کے ذریعہ مَیں اُن کے سلسلہ عالیہ احمدیہ سے خلوص کے مراتب بیان کر سکوں اُن کا مریدانہ اور محبانہ اعتقاد بے حد بڑھا ہؤا تھا۔ اور مَیں دیکھتا تھا کہ احمدیت کی روشنی ایک بے غرضانہ خلوص للہی محبت میں دمبدم ان کو ترقی دے رہی تھی۔ میرا دل ان کی نسبت یہ بھی شہادت دیتا ہے کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی روحانی شناسائی کا ایک قابلِ قدر حصہ اُن کو خدا کی طرف سے بخشا گیا تھا۔ اور آدابِ ارادت سے وُہ دل کی بہت کچھ صفائی حاصل کر چکے تھے۔ وُہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی نبوت کے مسئلہ میں مجھ سے سخت مقابلہ کیا کرتے تھے اور یہاں تک قائل تھے۔ کہ اگر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نبی نہیں تو کوئی بھی نبی دُنیا میں نہیں ہؤا۔ ان کو حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے سچی محبت تھی۔ اور اس وجہ سے وہ حُبًّا للہ کی شرط کو اپنی روزمرہ کی زندگی میں بجا لا رہے تھے۔ انہیں احمدیت کے پھیلانے میں اسی عشق کا وافر حصہ ملا تھا۔ جو ایک سچے عاشق کو ملا کرتا ہے۔ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ سے بھی وُہ سچی اور زندہ محبت رکھتے تھے۔ اور انہوں نے اپنے اوقات کا اکثر حصہ تائیدِ احمدیت کے لئے وقف کر رکھا تھا۔ اُن کے بیان میں ایک اثر ڈالنے والا جوش تھا۔ اور حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی خالص محبت نے بہت سا نورانی اثر اُن کے دل پر ڈالا ہؤا تھا ❊

غیر مبائعین سے بیزاری

وہ غیر مبائعین سے سخت بیزار تھے اور درحقیقت میں بھی اس بات کو پسند نہیں کرتا تھا۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اولاد کی مخالفت میں ہتک واہانت اور دشمنی کا اس رنگ میں اظہار کیا جائے جو اس وقت بعض غیر مبائعین اظہار کر رہے ہیں۔ افسوس ہے۔ کہ بعض غیر مبائعین حضرات مصری وغیرہ دشمنوں کی بیہودہ گوئی اور اتہام سے متاثر ہو رہے ہیں۔ اور ایسے لوگ اس گناہ اور بہتان عظیم میں شریک ہونے کی وجہ سے یقیناً خدا کے حضور جوابدہ ہیں۔

غیرت ایمانی

سعدی مرحوم حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ایک نہایت مخلص صحابی اور بہت ہی بڑے مخلص صحابی کے بیٹے بھی تھے۔ خدا تعالےٰ نے ان کو بحث وسخن میں ایک قوت بیان دی تھی۔ خلافت ثانیہ کے اوائل میں میں خود ان سے سخت مخالف الرائے تھا۔ لیکن جب مجھے یہ معلوم ہوا۔ کہ سعدی مرحوم کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے عشق ومحبت میں اپنے جذبہ عقیدت کی وجہ سے ایک جوش پیدا ہو جاتا ہے تو میں نے ان کے رد میں کچھ لکھنا یا کہنا چھوڑ دیا تھا۔ سعدی مرحوم اپنے علمی زور سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتابوں کی عبارتیں بارش کی طرح برسانے لگ جایا کرتے تھے۔ اور اپنے عقیدہ کی تائید میں وہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتابوں کا نقشہ آگے رکھ دیا کرتے تھے۔ ان کی خداداد فطرت بہت سلیم اور معتدل تھی۔ مگر غیرت ایمانی میں آکر ان کی طبیعت میں ایک قسم کی حدت اور تیزی آجایا کرتی تھی۔ ان کو جس قدر کوئی چاہتا برا بھلا کہہ لیتا تو وہ اس کا جواب نہ دیتے اور صبر کرتے تھے لیکن اگر کوئی حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی شان میں یا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کی شان میں گستاخی کا کلمہ کہتا تو وہ برداشت نہیں کر سکتے تھے۔ چنانچہ ۱۹۱۶-۱۵ء کی بات ہے کہ میری لڑکی کی شادی کے موقع پر لاہوری جماعت کے اکثر اکابرین مولوی محمد علی صاحب ڈاکٹر محمد حسین شاہ صاحب شیخ رحمت اللہ صاحب مرحوم ڈاکٹر مرزا یعقوب بیگ صاحب مرحوم اور دیگر اصحاب جب دعوت پر بلائے گئے۔ تو دعوت سے فارغ ہونے کے بعد معلوم نہیں کہ کیا لفظ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی کی شان میں کسی غیر مبائع نے کہہ دیا۔ اس پر میاں سعدی مرحوم برداشت نہ کر سکے اور لڑائی تک نوبت پہنچ گئی۔ حضرت قبلہ والدم بزرگوار رضی اللہ عنہ نے بڑی مشکل سے اس ہنگامہ کو رفع کیا۔ سعدی مرحوم صلحا کی طرح توجہ اور شوق سے نماز پڑھتے تھے۔ اور منکرات اور مکروہات سے بکلی مجتنب تھے۔

قوت بیان

میاں سعدی مرحوم قوت بیانی نئی طرز کے مطابق بہت عمدہ رکھتے تھے تمام دوست جو میرے پیارے بھائی سعدی مرحوم کو جانتے ہیں۔ اس بات پر شاہد ہیں۔ کہ ان کے بشرہ سے علامات عشق احمدیت صدق واخلاص ومحبت کے ہر ایک کو معلوم ہو جاتے تھے۔ احمدیت کے لئے ان کا جوش سے بھرا ہوا اخلاص اور ان کی محبت صافی جس حد تک مجھے معلوم ہے۔ میں اس کا بیان اور اندازہ نہیں کر سکتا۔ ان کی زبان سے ہر وقت یہ الفاظ نکلا کرتے تھے۔

اے جنوں کچھ کام کر اب ہیچ ہیں عقلوں کے داؤ

سعدی مرحوم کو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی کتابیں از بر تھیں۔ گویا وہ حضور کی کتابوں کے انسائیکلوپیڈیا تھے۔ حضرت قبلہ والدم بزرگوار میاں چراغ الدین رضی اللہ عنہ اپنے سب بیٹوں سے زیادہ میاں سعدی مرحوم سے محبت کیا کرتے تھے۔

آخری تصنیف

قول سعدی ان کی آخری تالیف ہے۔ جو بیمار ہونے سے ایک دو ماہ پہلے انہوں نے کتاب کی صورت میں لکھی۔ اور اس میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی نبوت کے ثبوت میں حضور کے تمام حوالہ جات اور حضور کی تمام عبارات نہایت خوش اسلوبی سے استدلالاً پیش کی ہیں۔ ارادہ ہے۔ کہ اس کتاب کو چھاپ دیا جائے۔ اگر بہت سے دوستوں نے خواہش ظاہر فرمائی۔ تو انشاء اللہ اس کو طبع کرا دیا جائے گا اور اس طرح اس کتاب کے ذریعہ سے ان کے بال بچوں کی ایک طرح سے امداد بھی ہو جائے گی۔ کیونکہ ان کی پرورش کے لئے آمد کی کوئی صورت نہیں۔ اللہ ہی ان کا حافظ ونگہبان ہے۔

ان کو اس سے بڑھ کر اور کسی بات میں خوشی نہیں ہوتی تھی۔ کہ اپنی طاقتوں اور اپنے مال اور اپنے وجود کے ساتھ ہر ایک توفیق سے کوئی ایسی خدمت احمدیت کی کر جائیں کہ دنیا میں ان کی یادگار رہے۔ خدا تعالےٰ ان کو جنت الفردوس میں جگہ دے۔ اور ان کے اہل وعیال کا آپ ہی کفیل ہو۔ بہت سے دوستوں نے سعدی مرحوم کی افسوسناک وفات پر میری طرف ہمدردی کے خط لکھے ہیں ان کی ہمدردی کا ازحد ممنون ہوں۔ اور جس رنج اور افسوس کا انہوں نے اظہار کیا ہے۔ اس کے لئے میں ان تمام دوستوں سے استدعا کرتا ہوں کہ وہ اپنے اس عزیز کی یادگار میں بھی حصہ لے کر عند اللہ ماجور ہوں۔

خاکسار محمد حسین مرہم عیسیٰ از لاہور۔

پیغام صلح کا سلور جوبلی نمبر

میں نے پیغام صلح کا سلور جوبلی نمبر پڑھا ہے۔ جماعت لاہور کے پچیس سالہ جہاد کا خلاصہ یہی نظر آتا ہے۔ کہ مسئلہ تکفیر المسلمین اور اجرائے نبوت کے خلاف وہ سرتوڑ کوشش کرتے رہے ہیں۔ ایسی کوشش کا نتیجہ کیا نکلا؟ تمام نمبر میں مجھے اس کا جواب نہیں مل سکا۔ ہاں اخبار کے صلا پر فقرہ ذیل پڑھنے میں ضرور آیا ہے: "خدا کے فضل سے وہی چند لوگ جو قادیان سے خالی ہاتھ آئے تھے۔ پچیس سال کے قلیل عرصہ میں ایک چھوٹی سی جماعت کی قربانیوں سے بے شمار علمی خزانوں اور جائیدادوں کے مالک بن گئے"

مگر اس فقرہ سے اجرائے نبوت اور تکفیر المسلمین کے عقیدہ کی تردید کیونکر ہوئی ہاں صفحہ ۵ پر ڈاکٹر غلام محمد صاحب کا ایک فقرہ درج ہے۔ کہ "میں نے جماعت کی عام بول چال تقریر اور تحریر میں کسی فرد کو نہ دیکھا۔ جو حضرت اقدس کو نبی مانتا ہو۔ میرے نزدیک اس سلسلہ کی بنیاد ہی ختم نبوت پر تھی۔" مگر عدالت گورداسپور میں مولوی محمد علی صاحب ایم۔ اے نے جب یہ حلفیہ شہادت دی تھی۔ کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام مدعی نبوت ہیں۔ اس وقت وہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو کیا سمجھتے تھے۔ سارا زور اس بات پر ہے۔ کہ قرآن کریم کی اشاعت ہو رہی ہے مگر ان سے بہت بڑھ کر مسیحی لوگوں نے قرآن کریم کے تراجم مہیا رکھے ہیں۔ میرے

ایک انجن ڈرائیور کی ضرورت

کارخانہ روئی سندھ میں ایک تجربہ کار انجن ڈرائیور کی ضرورت ہے۔ جو بلاک سٹون ڈیزل آئل انجن ایک سو گھوڑوں کی طاقت والے پر کام کر سکے اور پورے طور پر اس کی دیکھ بھال اور بوقت ضرورت ضروری مرمت وغیرہ بھی کر سکے۔ درخواستیں بنام مینیجر سندھ جننگ فیکٹری کنری (سندھ) (KUNRI) آنی چاہییں ان کے ہمراہ سارٹیفکیٹ وغیرہ کے علاوہ درخواست کنندہ یہ بھی تحریر کرے کہ کس قدر تنخواہ پر آ سکتا ہے

مینیجر سندھ جننگ فیکٹری کنری سندھ

۳ پاس قرآن کریم کا ایک نجوم القرآن ہے۔ جو ایک مسیحی پادری نے شائع کیا ہوا ہے۔ قرآن کریم کے الفاظ کی ایک ڈکشنری بھی ساتھ ہی دی ہوئی ہے۔ آج تک جماعت لاہور نے ایسا۔

اہم ملکی حالات اور واقعات

فیڈریشن اور کانگرس

آل انڈیا نیشنل کانگرس کے صدر مسٹر سبھاش چندر بوس نے حال ہی میں ایک پریس انٹرویو میں کہا کہ فیڈریشن کی مخالفت کے متعلق کانگرسیوں میں اتفاق ہونا چاہیئے۔ اور سب کو متفق الرائے ہو کر اس کی مخالفت کرنی چاہیئے۔ آپ نے اس امر پر اظہار افسوس کیا۔ کہ کچھ عرصہ سے بعض کانگرسیوں کا رویہ اس سلسلہ میں صلح پسندانہ ہے۔ اور کانگرس کے صاف اور صریح ریزولیوشن کی موجودگی کے باوجود وہ اس سکیم کو قبول کرنے کی طرف مائل نظر آتے ہیں۔ حالانکہ کسی بڑے سے بڑے کانگرسی کو بھی یہ حق حاصل نہیں۔ کہ ایسا رویہ اختیار کرے۔ ایسے لوگوں نے جو مشورے حکومت کو دئیے ہیں۔ وہ بالکل غیر ذمہ دارانہ ہیں۔ اور ان سے کسی غلط فہمی میں مبتلا نہیں ہونا چاہیئے۔

آپ نے اس امید کا بھی اظہار کیا۔ کہ برطانوی حکومت فیڈریشن کی سکیم کے نفاذ کو غیر معین عرصہ کے لئے ملتوی کر دے گی جیسا کہ لارڈ میسٹن بھی اسی خیال کا اظہار کر چکے ہیں لیکن اگر اس نے اسے زبردستی ہندوستان پر ٹھونسنے کی سعی کی تو اس کے خلاف سخت جنگ کی جائے گی۔ جو صرف برطانوی ہند تک ہی محدود نہ رہے گی۔ اس وقت ہم ایک ایسے مقام پر پہنچ چکے ہیں کہ تمری پور کانگرس کے اجلاس میں اس سوال پر اچھی طرح غور کرنا چاہیئے۔

کانگرس کے متعلق عمومی رنگ میں تبصرہ کرتے ہوئے آپ نے کہا کہ جہاں تک میں محسوس کرتا ہوں کانگرسیوں کا ایک حصہ غیر ذمہ داری کی طرف زیادہ مائل ہے۔ اور دوسرا آئین کی طرف جھکتا ہوا نظر آتا ہے۔ آپ نے کہا۔ بے شک عہدوں کی قبولیت کانگرس کے وقار میں اضافہ کا موجب ہوئی ہے لیکن اس پالیسی کو اختیار کرنے کا ایک خطرناک نقصان بھی ہوا ہے۔ کہ اس سے ہمارے قومی کیرکٹر کے کمزور عناصر کو ابھرنے کا موقعہ مل گیا ہے۔ اور اس وقت اس میں بعض ایسے لوگ گھس آئے ہیں۔ جو عافیت پسند اور آرام طلب ہیں۔ وہ کسی قسم کی قربانی کرنا نہیں چاہتے مگر خواہش رکھتے ہیں۔ کہ مزید جدوجہد اور جنگ کے بغیر ہی کامل آزادی کے خواب کی تعبیر دیکھ سکیں۔ بعض معمولی اور فروعی اختلافات کی بناء پر کئی پارٹیاں کانگرسیوں کے اندر پیدا ہو چکی ہیں۔ اور اس طرح گذشتہ تھوڑے ہی عرصہ میں کانگرس کا ایک پہلو بالخصوص کمزور ہو گیا ہے۔ اور اس کے بعض لیڈروں کی غلط روش نے عوام الناس کو اس غلط فہمی میں مبتلا کر دیا ہے کہ کانگرسی تشدد کے حامی ہیں۔

آپ نے مزید کہا۔ کہ منزل آزادی کی طرف بڑھنے کا ایک نہایت عمدہ موقع ہمیں میسر آیا ہے۔ ایسا عمدہ کہ اس قسم کے مواقع قومی زندگیوں میں بہت کم آیا کرتے ہیں۔ ہمیں کوشش کرنی چاہیئے کہ اس موقعہ سے پورا پورا فائدہ اٹھائیں۔ اور منظم ہو کر کام کریں ہمیں اپنی صفوں میں ڈسپلن پیدا کرنا چاہیئے

یو۔پی کے دیہاتیوں کا قرضہ

کچھ عرصہ ہوا۔ یو۔پی کی حکومت نے دیہاتیوں کے قرضہ کے متعلق تحقیقات کر کے رپورٹ کرنے کے لئے ایک کمیٹی مقرر کی تھی جس نے کامل تحقیق و تدقیق کے بعد لکھا ہے کہ یو۔پی کے زمینداروں اور مزارعین کے ذمہ اس وقت ایک ارب چھیاسی کروڑ روپیہ قرض ہے اور سفارش کی ہے کہ ان قرضوں کے تصفیہ کے لئے مصالحتی مجالس قائم کی جائیں اور قرضخواہوں کو پابند کیا جائے۔ کہ ایک معین عرصہ کے اندر اندر اپنے مطالبات پیش کر دیں۔ ورنہ ان کے قرضے منسوخ شدہ قرار دئیے جائیں مصالحتی ذرائع سے قرضوں کو جائز حد تک تخفیف کرنے کی تجویز بھی کمیٹی نے پیش کی ہے۔

معلوم ہوا ہے کہ حکومت یو۔پی اسمبلی میں ایک بل پیش کرنا چاہتی ہے جس کی غرض یہ ہے کہ کسانوں کو قرضہ کے بوجھ سے نجات دلائی جاسکے۔

مسلم لیگ میں انتشار کی غلط افواہیں

گذشتہ دنوں سر آغا خان کی گاندھی جی سے ملاقات کے سلسلہ میں ہندو پریس نے لکھا کہ مسٹر عبدالحلیم غزنوی سر آغا خان کے ساتھ مل کر مسلم لیگ سے بغاوت کر رہے ہیں اس کے متعلق مسٹر غزنوی نے ایک اعلان شائع کرایا ہے جس میں لکھا ہے کہ مسلمانوں کی منظم سیاسی جماعت صرف مسلم لیگ ہے۔ اور یہی ان کے حقوق کا تحفظ کر سکتی ہے۔ سر آغا خان کی گاندھی جی سے ملاقات تو صرف ٹانگانیکا کے مسئلے کے متعلق تھی کیونکہ وہاں کے تمام مسلمان ان کے پیرو ہیں۔ اور وہ اس بات کے بہت خواہشمند ہیں۔ کہ یہ نو آبادی دوبارہ جرمنی کے حوالہ نہ کی جائے۔

احمد زئی وزیریوں کے خلاف کارروائی

بنوں اور نواح بنوں میں ایک عرصہ سے جو گڑبڑ مچی ہوئی ہے۔ اس کے انسداد کے لئے حکومت کی طرف سے احمد زئی وزیریوں کو حکم دیا گیا تھا۔ کہ تیس رائفلیں اور ۲ ہزار روپیہ نقد بطور یرغمال جمع کرائیں۔ لیکن انہوں نے اس کی تعمیل کرنے سے انکار کر دیا۔ ڈپٹی کمشنر بنوں نے اعلان کیا ہے کہ ان میں سے جن لوگوں کی جائدادیں بنوں یا دادٹی کرم کے جنوب یا مغرب میں پائی جائیں گی۔ قطع نظر اس سے کہ وہ برطانوی علاقہ میں رہتے ہیں یا غیر علاقہ میں ضبط کر لی جائیں گی۔ قبائلی علاقہ کے رہنے والوں کو سرکاری علاقوں میں داخل ہونے کی اجازت نہیں۔ اور داخل ہونے والے گرفتار اور ان کی جائدادیں ضبط کر لی جائیں گی۔ برطانوی علاقہ کے رہنے والوں کو غیر علاقہ کے لوگوں سے خط و کتابت کی اجازت نہیں۔ اور بنوں شہر کے لوگوں کو اس قبیلہ کے لوگوں سے خواہ وہ برطانوی علاقہ میں رہتے ہوں خواہ غیر میں۔ لین دین کی سخت ممانعت ہے۔

پنجاب میں ایک نیا بل

گذشتہ دوشنبہ کو پنجاب اسمبلی کے ڈپٹی سپیکر کے احکام کی تعمیل میں دو کانگرس ممبروں نے ہال سے باہر نکلنے سے انکار کر دیا تھا۔ اور بعض خلاف آداب حرکات کی گئی تھیں۔ آئندہ ایسی صورت حالات سے عہدہ برآ ہونے کے لئے حکومت پنجاب نے ایک غیر معمولی گزٹ میں پنجاب لیجسلیٹو اسمبلی آفیسرز بل شائع کیا ہے۔ جو غالباً آئندہ اجلاس میں پیش ہوگا۔ اس بل کے رو سے پنجاب گورنمنٹ ایک یا ایک سے زیادہ سارجنٹ ایٹ آرمز اسمبلی میں مقرر کرے گی۔ جن کا فرض ہوگا۔ کہ سپیکر کے احکام کی تعمیل کرائیں اور اگر کوئی ممبر سپیکر کے احکام کی تعمیل میں خود باہر نہ جائے۔ تو اسے زبردستی نکال دیں۔

ضلع حصار میں قحط کی مصیبت

ضلع حصار میں قحط کی مصیبت روز بروز بڑھ رہی ہے۔ سرکاری امداد ناکافی ہے۔ زمینداروں میں بڑی بے چینی ہے۔ انہوں نے مورخہ ۱۶ جنوری کو ایک میٹنگ زیر صدارت بیرسٹر ستار حسین صاحب کی اور ذیل کی تجاویز پاس کر کے اپنے مطالبات گورنمنٹ کے روبرو رکھے (۱) ضلع کی سات لاکھ آبادی قحط میں مبتلا ہے مگر امداد اب تک صرف ایک لاکھ کو مل رہی ہے باقی کو جوہڑ کھدائی اور سوت کتائی کے ذریعہ جلد امداد دی جائے۔ (۲) ضلع کے ۵ لاکھ میں سے ڈھائی لاکھ مویشی مر چکے ہیں۔ لیکن حکومت صرف ۶۰ ہزار کو تقاوی دے رہی ہے۔ باقیوں کو بھی تقاوی دی جائے (۳) نہری علاقہ کی حالت بہت خراب ہے۔ اس کو بھی چارہ۔ تقاوی اور دیگر امداد دی جائے۔ (۴) جو گائیں سرکار نے لی ہیں۔ ان کی بابت اقرار واپسی مع حلیہ مویشیاں دیا جائے۔ (۵) فصل ربیع کا آبیانہ معاف کر دیا جائے (۶) اجناس کے نرخ ۵ ۲ فیصدی بڑھ گئے ہیں۔ اس لئے امدادی کاموں پر مزدوری ۲۵ فیصدی بڑھائی جائے (۷) سستے غلے کی دکانیں کھولی جائیں۔ (۸) امدادی کاموں پر کسان ضلع کے لگائے جائیں۔

اشتہار منادی زیر آرڈر ۵ رول ۲۰ ضابطہ دیوانی

بعدالت خان بہادر شیخ عنایت اللہ صاحب آنریری سب جج بہادر درجہ چہارم سیالکوٹ چھاؤنی ۱۱۱ ۱۹۳۸ء

فضل حسین پارچنٹ میکر ولد حاکم دین قوم ارائیں سکنہ شہر سیالکوٹ محلہ میانہ پورہ مدعی

بنام

نبی بخش ولد بوٹا پروپرائیٹر ولیم سن اینڈ کمپنی دی پرتاب سپورٹس ورکس شہر سیالکوٹ۔ حال بر دوکان دی پرتاب سپورٹس ورکس سری نگر ریاست کشمیر مدعا علیہ۔

دعوےٰ دلا پانے مبلغ ۲۸۸ روپیہ ۱۰ آنے

بنام نبی بخش ولد بوٹا پروپرائٹر ولیم سن اینڈ کمپنی دی پرتاب سپورٹس ورکس شہر سیالکوٹ حال بر دوکان دی پرتاب سپورٹس ورکس سری نگر ریاست کشمیر مدعا علیہ۔

مقدمہ مندرجہ عنوان میں مدعا علیہ مذکور دیدہ دانستہ تعمیل کرنے سے گریز کرتا ہے۔ اور مدعا علیہ نبی بخش مذکور کی تعمیل معمولی طریقہ سے ہونی مشکل ہے۔ لہذا بذریعہ اشتہار ہذا نبی بخش مدعا علیہ مذکور کو مطلع کیا جاتا ہے۔ کہ بتاریخ ۲۷ ۱/۳۹ حاضر عدالت ہذا اصالتاً یا وکالتاً ہو کر پیروی مقدمہ کرے۔ اگر نبی بخش مدعا علیہ مذکور حاضر عدالت نہ ہوا۔ تو اس کے خلاف بعدم پیروی مقدمہ کاروائی یک طرفہ عمل میں لائی جائے گی ۱۲ ۱/۳۹

آج بتاریخ ۱۲ جنوری ۱۹۳۹ء کو بہ ثبت دستخط ہمارے اور مہر عدالت سے جاری کیا گیا۔

مہر عدالت   (دستخط حاکم)

ضرورت رشتہ

ایک احمدی دوست کے لئے جو کہ ڈسٹرکٹ بورڈ لائل پور میں ملازم ہیں اور عمر ۲۲-۲۳ سال ہے رشتہ درکار ہے لڑکی کم از کم مڈل پاس یا جے۔ وی یا ایس۔ وی استانی ہونی چاہیئے۔ ضرورتمند اصحاب مندرجہ ذیل پتہ پر خط و کتابت کریں

۴-بی معرفت مینیجر صاحب الفضل قادیان

فارم نوٹس زیر دفعہ ۱۲ ایکٹ امداد مقروضین پنجاب ۱۹۳۴ء

فارم ۱

قاعدہ ۱۰ منجملہ قواعد مصالحت قرضہ پنجاب ۱۹۳۵ء

بذریعہ تحریر ہذا نوٹس دیا جاتا ہے کہ منکہ شب رام ولد پربدیال ذات برہمن سکنہ بنگالہ حال وارد مکیریاں۔ تحصیل دسوہہ ضلع ہوشیار پور نے زیر دفعہ ۹ ایکٹ مذکور ایک درخواست دے دی ہے۔ اور یہ کہ بورڈ نے بمقام دسوہہ درخواست کی سماعت کے لئے یوم ۲۴ ۱/۳۹ مقرر کیا ہے۔ لہذا جائے مذکور پر مقروض کے جملہ قرضخواہ یا دیگر اشخاص متعلقہ تاریخ مقررہ پر بورڈ کے سامنے اصالتاً پیش ہوں۔ مورخہ ۲۲ ۱۲/۳۸

(دستخط) خان بہادر خان سربلند خانصاحب بی۔ اے چیئرمین مصالحتی بورڈ قرضہ دسوہہ ضلع ہوشیار پور   (بورڈ کی مہر)

فارم نوٹس زیر دفعہ ۱۲ ایکٹ امداد مقروضین پنجاب ۱۹۳۴ء

قاعدہ ۱۰ منجملہ قواعد مصالحت قرضہ پنجاب ۱۹۳۵ء

بذریعہ تحریر ہذا نوٹس دیا جاتا ہے کہ منکہ نبی بخش ولد بوٹا۔ برکت علی ولد نبی بخش اقوام موچی سکنہ جاجہ۔ تحصیل دسوہہ ضلع ہوشیار پور نے زیر دفعہ ۹ ایکٹ مذکور ایک درخواست دیدی ہے۔ اور یہ کہ بورڈ نے بمقام دسوہہ درخواست کی سماعت کے لئے یوم ۲۵ ۱/۳۹ مقرر کیا ہے۔ لہذا جائے مذکور پر مقروض کے جملہ قرضخواہ یا دیگر اشخاص متعلقہ تاریخ مقررہ پر بورڈ کے سامنے اصالتاً پیش ہوں مورخہ ۲۲ ۱۲/۳۸

(دستخط) خان بہادر خان سربلند خانصاحب بی۔ اے چیئرمین مصالحتی بورڈ قرضہ دسوہہ ضلع ہوشیار پور   (بورڈ کی مہر)

فارم نوٹس زیر دفعہ ۱۲ ایکٹ امداد مقروضین پنجاب ۱۹۳۴ء

فارم ۱

قاعدہ ۱۰ منجملہ قواعد مصالحت قرضہ پنجاب ۱۹۳۵ء

بذریعہ تحریر ہذا نوٹس دیا جاتا ہے کہ منکہ جے گوپال ولد ظالم ذات راجپوت سکنہ بڈلہ تحصیل دسوہہ ضلع ہوشیار پور نے زیر دفعہ ۹ ایکٹ مذکور ایک درخواست دیدی ہے۔ اور یہ کہ بورڈ نے بمقام حاجی پور درخواست کی سماعت کے لئے یوم ۲۴ ۱/۳۹ مقرر کیا ہے۔ لہذا جائے مذکور پر مقروض کے جملہ قرضخواہ یا دیگر اشخاص متعلقہ تاریخ مقررہ پر بورڈ کے سامنے اصالتاً پیش ہوں۔ مورخہ ۲۲ ۱۲/۳۸

(دستخط) خان بہادر خان سربلند خانصاحب بی۔ اے چیئرمین مصالحتی بورڈ قرضہ دسوہہ ضلع ہوشیار پور۔   (بورڈ کی مہر)

فارم نوٹس زیر دفعہ ۱۲ ایکٹ امداد مقروضین پنجاب ۱۹۳۴ء

قاعدہ ۱۰ منجملہ قواعد مصالحت قرضہ پنجاب ۱۹۳۵ء

بذریعہ تحریر ہذا نوٹس دیا جاتا ہے۔ کہ منکہ غلام نبی ولد فتح دین وامیر ولد جھنڈو ذات اوان سکنہ محمود پوتالم تحصیل دسوہہ ضلع ہوشیار نے زیر دفعہ ۹ ایکٹ مذکور ایک درخواست دیدی ہے۔ اور یہ کہ بورڈ نے بمقام دسوہہ درخواست کی سماعت کے لئے یوم ۱۸ ۱/۳۹ مقرر کیا ہے۔ لہذا جائے مذکور پر مقروض کے جملہ قرضخواہ یا دیگر اشخاص متعلقہ تاریخ مقررہ پر بورڈ کے سامنے اصالتاً پیش ہوں۔ مورخہ ۶ ۱/۳۹

(دستخط) خان بہادر خان سربلند خانصاحب بی۔ اے چیئرمین مصالحتی بورڈ قرضہ دسوہہ ضلع ہوشیار پور۔   (بورڈ کی مہر)

واشنگٹن ۱۹ جنوری۔ جاپان کے اقتصادی بائیکاٹ کی تحریک امریکہ میں شروع ہو گئی ہے۔ مسٹر سٹیمسن سابق سکرٹری آف سٹیٹ کی صدارت میں ایک کمیٹی قائم ہوئی ہے جس کا کام یہ ہوگا کہ جاپان کو لوہا۔ پٹرول وغیرہ بھیجنے کی ممانعت کرے۔ اور آہستہ آہستہ جاپان کا پورا پورا اقتصادی بائیکاٹ کیا جائے گا۔

کلکتہ ۱۹ جنوری۔ کلکتہ یونیورسٹی کے امتحان میٹریکولیشن میں اس سال ۵۰ ہزار طلباء شریک ہونگے۔ گذشتہ سال ۳۰ ہزار ہوئے تھے۔

لنڈن ۱۹ جنوری۔ حکومت فرانس نے اعلان کر دیا ہے کہ وہ ہسپانیہ کے معاملہ میں عدم مداخلت کی حکمت عملی پر قائم رہے گی فرانسیسی پارلیمنٹ میں سرحدی رستہ سے اسلحہ لے جانے کی اجازت دیئے جانے کی تجویز مسترد ہو گئی۔

لنڈن ۱۹ جنوری۔ ہسپانیہ کے مسئلہ پر غور کرنے کے لئے وزیر اعظم نے پارلیمنٹ کا اجلاس طلب کرنے سے انکار کر دیا ہے اور اعلان کیا ہے۔ کہ اس معاملہ میں برطانیہ کو مکمل عدم مداخلت کی پالیسی پر کاربند رہنا چاہیئے۔ ورنہ جنگ بہت طول پکڑ جائیگی۔

دہلی ۱۹ جنوری۔ مرکزی اسمبلی کے آئندہ اجلاس میں جو ۴ فروری کو ہوگا ایک قرارداد پیش ہوگی۔ جس میں حکومت ہند سے مطالبہ کیا گیا ہے کہ مجلس اقوام کی رکنیت ترک کر دے۔ کیونکہ یہ مجلس قواعد کی خلاف ورزی کرنے والی ممبر حکومتوں کے خلاف کارروائی نہیں کر سکی۔

لنڈن ۱۹ جنوری سلطان ابن سعود والی حجاز نے حج کے موقعہ پر عرب ممالک کے نمائندوں کی ایک کانفرنس کے انعقاد کا انتظام کیا ہے۔ جس میں مسئلہ فلسطین کے متعلق غور کیا جائے گا۔ تا لنڈن کانفرنس میں شامل ہونے والے پہلے باہم مبادلہ افکار کریں اور اس طرح کوئی متفقہ لائحہ عمل تیار ہو سکے۔ اور وہاں کوئی اختلاف پیدا نہ ہو۔

رنگون ۱۹ جنوری۔ حکومت برما کا ایک سرکاری اعلان مظہر ہے کہ مشترکہ وزارت میں تبدیلیوں کی جو افواہیں شائع ہو رہی ہیں وہ بالکل غلط ہیں۔

ہندوستان اور ممالک غیر کی خبریں

لنڈن ۱۹ جنوری۔ ایک اطلاع مظہر ہے کہ آئرلینڈ کے جس ہوٹل میں وزیر اعظم برطانیہ کے فرزند مقیم تھے۔ وہاں بھی ایک بم پھٹا۔ جس سے بے شمار کھڑکیاں ریزہ ریزہ ہو گئیں۔ لیکن نقصان جان کوئی نہیں ہوا۔

پٹنہ ۱۹ جنوری۔ ہزاری باغ کے قریب حال میں ہوڑہ ایکسپریس کی تباہی کے ملزموں کا سراغ بتانے والے کے لئے ایسٹ انڈیا ریلوے نے ۲۵ ہزار روپیہ انعام کا اعلان کیا ہے۔ معلوم ہوا ہے کہ مرکزی اسمبلی میں مسلم لیگ پارٹی کی طرف سے اس کے متعلق تحریک التوا بھی پیش ہو رہی ہے۔

ٹوکیو ۱۹ جنوری۔ آج فرانس کے جاپانی سفیر نے جاپان کے دفتر خارجہ میں اپنی حکومت کا ایک نوٹ پیش کیا۔ جس میں حکومت جاپان کو متنبہ کیا گیا ہے کہ حکومت فرانس دول تسعہ کے معاہدہ میں کسی ایسی تبدیلی کو برداشت نہیں کرے گی۔ جس سے دوسرے ممالک پر اثر پڑتا ہو۔

برلن ۱۹ جنوری۔ ۲۷ جنوری کو سابق قیصر جرمنی کی ۸۰ ویں سالگرہ ہوگی۔ حکومت کی طرف سے فوجی افسروں کو ممانعت کی گئی ہے کہ قیصر کا جام صحت نوش نہ کریں۔ اور ہر اس مجلس سے اٹھ کر باہر چلے جائیں جہاں یہ جام صحت نوش کیا جائے۔

دہلی ۱۹ جنوری۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ وائسرائے ہند مرکزی اسمبلی کے بجٹ سیشن کے موقعہ پر کوئی تقریر نہیں کریں گے۔

لنڈن ۱۹ جنوری۔ ایک سوسائٹی میں تقریر کرتے ہوئے جاپانی سفیر نے کہا۔ کہ انگلستان اور جاپان کو دنیا میں قیام امن کے لئے ایک دوسرے کا ساتھ دینا چاہیئے بعض عناصر ان دونو کے تعلقات میں کشیدگی کے خواہاں ہیں۔ لیکن دونو کو باہم ایک دوسرے پر اعتماد رکھنا چاہیئے اور یہ عہد کر لینا چاہیئے۔ کہ خواہ کچھ ہو۔ ہمیشہ ایک دوسرے کے دوست رہیں گے۔

ٹوکیو ۱۹ جنوری۔ کل جاپانی ہوائی جہازوں نے چین کے فوجی ہیڈ کوارٹرز پر سخت بمباری کی جس سے بہت سی سرکاری عمارتیں تباہ ہو گئیں اور بے شمار لوگ ہلاک و زخمی ہوئے۔

کلکتہ ۱۹ جنوری۔ گذشتہ شب بنگال سیکرٹریٹ میں آگ لگ گئی۔ جس کی وجہ سے فائیلوں کی بہت بڑی تعداد جل گئی۔ جن میں بعض کاغذات نہایت اہم تھے۔

واشنگٹن جمہوریہ امریکہ کے پریذیڈنٹ نے بحر الکاہل اور اطلانٹک میں جدید بحری مستقر قائم کرنے کی منظوری دیدی ہے اس اقدام سے جاپان میں ناراضگی پیدا ہو گئی ہے اور ایک جاپانی بحری افسر نے اس پر تبصرہ کرتے ہوئے لکھا ہے کہ جزیرہ گیڈم میں بحری مستقر قائم کیا گیا۔ تو جاپان اسے اپنے خلاف کارروائی متصور کرے گا۔

برلن ۱۹ جنوری۔ حکومت جرمنی نے ایک سرکاری اعلان کے ذریعہ کابینہ میں تبدیلی کی شائع شدہ خبروں کی تردید کی ہے۔

اوٹاوہ ۱۹ جنوری۔ ایک ممبر نے کینیڈین پارلیمنٹ میں ایک قرارداد پیش کی ہے کہ کینیڈا کے درجہ میں تبدیلی کی جائے اور آئندہ اسے ڈومینین کی بجائے کنگڈم قرار دیا جائے گورنر جنرل کے عہدے کو وائسرائے کے عہدہ میں تبدیل کر دیا جائے جس کے لئے کینیڈا کی پیدائش ضروری شرط قرار دی جائے۔

جبوتی ۱۸ جنوری۔ اطلاع موصول ہوئی ہے کہ حبشہ میں متعین اطالوی افواج ہرار سے گذر کر برطانوی سرحد کی طرف جا رہی ہیں اور اس نقل و حرکت کو شبہ کی نگاہ سے دیکھا جا رہا ہے۔

ٹوکیو ۱۹ جنوری۔ معلوم ہوا ہے کہ تجارتی جہازرانی کی چینی دریاؤں میں اجازت دینے کے مسئلہ پر جاپانی افسر غور کر رہے ہیں۔

شنگھائی (بذریعہ ڈاک) جاپانیوں نے اندرونی منگولیا اور پی ین کے علاقے کو ملا کر جو نئی حکومت چین میں قائم کی ہے اس نے مقامی اخبار "پی۔ ین پاؤ" کی اشاعت حکماً روک دی ہے۔ یہ اخبار دنیا کا قدیم ترین اخبار سمجھا جاتا ہے۔ جسے سنہ ۴۰۰ء میں جاری کیا گیا تھا۔ گویا یہ ڈیڑھ ہزار برس سے جاری تھا۔ اس کے قریباً پندرہ سو ایڈیٹروں کو پھانسی کی سزا ہو چکی ہے۔

بارسیلونا ۱۹ جنوری۔ معلوم ہوا ہے کہ باغی افواج نے نہایت بے دردی کے ساتھ ان نہتے لوگوں پر جو کوئی جائے پناہ نہ ہونے کی وجہ سے سڑکوں پر پڑے تھے۔ ہوائی جہازوں سے بمباری کی۔ باغی طیارے روزانہ قریباً ۳۵ ہزار بم سرکاری افواج پر برساتے ہیں۔ اور اس وقت تک ۳۸ ہزار اشخاص کو قید کر چکے ہیں۔

پشاور ۱۹ جنوری۔ ایک قبائلی گروہ نے گذشتہ شب اس ضلع کے ایک گاؤں پر حملہ کر دیا۔ حملہ آور آتشیں اسلحہ سے مسلح تھے۔ اہل دیہہ نے ان کا جان توڑ کر مقابلہ کیا۔ اس تصادم میں ایک حملہ آور ہلاک اور دو دیہاتی سخت مجروح

جنیوا ۱۹ جنوری۔ لیگ کونسل کے اجلاس میں ہسپانوی مندوب نے تقریر کرتے ہوئے کہا۔ کہ ہسپانوی حکومت باغیوں کے سامنے کبھی نہیں جھکے گی۔ دوسرے مندوب نے بھی اس مسئلہ پر بہت زور دیا۔ کہ شہریوں پر باغیوں کی ہولناک بمباری کو روکنے کے لئے لیگ کو کوئی مؤثر کارروائی کرنی چاہیئے۔

نئی دہلی ۱۹ جنوری۔ ہوڑہ ڈیرہ دون ایکسپریس کی تباہی کے متعلق ریلوے بورڈ کا بیان ہے کہ یہ ایک منظم سازش کا نتیجہ ہے۔ پٹڑی کا کچھ سامان جان بوجھ کر پٹڑی سے علیحدہ کیا گیا تھا۔

مدراس ۱۹ جنوری۔ اینٹی ہندی تحریک کے تین رضا کاروں کو آج چھ چھ ماہ کی سخت قید اور ۱۵-۱۵ روپے جرمانہ کیا گیا ہے۔ جرمانہ کی عدم ادائیگی کی صورت میں چھ ماہ کی قید مزید بھگتنی ہوگی ان رضا کاروں نے ہندی مقبولا جبکل ہائی سکول پر پکٹنگ کی تھی۔

لنڈن ۱۸ جنوری۔ ایسوج کے شمال میں

عبد الرحمٰن قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھاپا اور قادیان سے ہی شائع کیا۔ ایڈیٹر، غلام نبی